بسم اللہ الرحمن الرحیم

کسی کی پتنگ اور ڈور کٹ کر گھر میں آجائے تو کیا حکم ہے ؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی کی پتنگ ہمارے گھر میں آکر گرے تو اس پتنگ اور اس کی ڈور کا کیا کیا جائے ؟ کیا دونوں چیزیں مالک کو واپس کرنا ہوں گی ؟

جواب

قوانین شرعیہ کی رو سے اگر کسی کی پتنگ گھر میں آکر گر جائے تو اگر لڑائی جھگڑے کا خطرہ نہ ہو تو اسے پھاڑ دیا جائے اور صحیح وسالم پتنگ نہ ہی اڑانے والے کو واپس دی جائے اور نہ ہی کسی اور کو دی جائے ۔ **البتہ پتنگ کی ڈور کے متعلق حکم شرعی یہ ہے کہ** اگر اصل مالک آکر مانگتا ہے تو اسے دے دی جائے ، یا اصل مالک کا پتا ہے تو اسے پہنچائی جائے اور اگر معلوم نہ ہو سکے کہ کس کی ہے تو کسی ایسے شرعی فقیر کو دیدیں ، جو اسے کسی جائز کام میں استعمال کرے گا ، اور اگر خود شرعی فقیر ہوں تو اپنے جائز استعمال میں بھی لاسکتے ہیں ، البتہ اگر بعد میں اصل مالک آکر اس تصدق پر راضی نہ ہو تو اسے اس ڈور کا معاوضہ دینا ہوگا ۔

تفصیل یہ ہے کہ موجودہ دور میں جس انداز میں پتنگ بازی رائج ہے ، یہ ایذائے مسلم ، پڑوسیوں کے حقوق کی بربادی ، گردنیں کاٹنے ، راہ گیروں کو زخمی کرنے ، لہو ولعب اور اس طرح کے محرمات کا مجموعہ ہے ، لہٰذا پتنگ اڑانا ، بنانا اور فروخت کرنا شرعاً جائز نہیں ہے ، اور اگر کسی مقام پر پتنگ اڑانا ، بنانا اور فروخت کرنا قانوناً جُرم ہو ، جس کے مرتکب کو سزا اور ذلت کا سامنا کرنا پڑتا ہو تو وہاں ایسے قانون کی خلاف ورزی کرنا بھی شرعاً جائز نہیں ہوگا ، نیز پتنگ صرف اڑانے کے لئے ہی بنایا جاتا ہے ، اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے نہیں بنایا جاتا ، لہٰذا یہ گناہ کے لئے ہی متعین ہیں اور جو چیز گناہ کے کام کے لئے متعین ہو ، شریعت مطہرہ میں اس کو ختم کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور ایسی چیز شرعاً مالِ متقوم بھی شمار نہیں ہوتی کہ مفتی بہ قول کے مطابق اس کے ضائع کرنے والے پر تاوان لازم نہیں ہوتا ، لہٰذا جب پتنگ کو ختم کرنے پر قدرت ہو تو اس کو پھاڑ دیا جائے ، تاکہ سبب معصیت ختم ہو اور مسلمانوں سے ضرر بھی دور ہو جو کہ شرعاً مطلوب ہے ۔

البتہ پتنگ کے ساتھ موجود ڈور گناہ کے کام کے لئے متعین نہیں ہوتی ، اس کو پتنگ اڑانے کے علاوہ دیگر کاموں (کسی چیز کو باندھنے کے لئے ، پردے لٹکانے وغیرہ) کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے ، لہٰذا یہ مالِ متقوم ہوتی ہے ، اور اصل مالک کی ملک ہوتی ہے ، لہٰذا اگر اصل مالک آکر ڈور مانگتا ہے تو اس کو دیدی جائے ، یا اس کے اصل مالک کا پتا ہو تو یہ ڈور اس تک پہنچائی جائے ، ورنہ اس کا حکم مثلِ مال لقطہ ہوگا ۔

کسی کی پتنگ گھر میں آکر گرے تو اس کو پھاڑنے کے متعلق اعلیٰ حضرت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ عَلَیہ (سالِ وفات: 1340ھ) لکھتے ہیں "کَنکیّا (پتنگ) لوٹنا حرام، **اور خود آکر گر جائے تو اُسے پھاڑ ڈالے**، اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کی ہے تو ڈور کسی مسکین کو دے دے کہ وہ کسی جائز کام میں صَرف کرلے، اور خود مسکین ہو تو اپنے صَرف (استعمال) میں لائے، پھر جب معلوم ہو کہ فُلاں مُسلِم کی ہے اور وہ اس تصدق یا اس مسکین کے اپنے صَرف پر راضی نہ ہو تو دینی آئے گی اور کَنکیّا کا مُعاوَضہ بَہر حال کچھ نہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 660، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

احکام شریعت میں ایک سوال (پتنگ اڑانا اور اس کی ڈُور لوٹنا کیسا ہے؟) کے جواب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "کَنکیّا اُڑانا لَہو ولَعِب اور لہو ناجائز ہے۔۔۔ ڈور لوٹنا نہبیٰ (لوٹ مار) اور نہبیٰ حرام ہے کہ حُضورِ پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشُور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوٹ مار سے منع فرمایا۔ **<u>لوٹی ہوئی ڈور کا مالک اگر معلوم ہو تو فرض ہے کہ اسے دے دی جائے اور اگر مالک نہ ہو تو وہ لُقطہ ہے۔</u>**"

(احکامِ شریعت، حصہ اول، صفحہ 59، 60، مطبوعہ اکبر بک سیلرز لاہور، ملخصاً)

گانے باجے کے آلات، بت اور صلیب معصیت کے لئے متعین ہیں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ان چیزوں کو توڑنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ مسند احمد کی حدیثِ پاک میں ہے:

"عن ابي امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم: ان اللہ بعثني رحمة للعالمين، وهدى للعالمين، وامرني ربي بمحق المعازف والمزامير والاوثان والصلب"

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرے رب عزوجل نے مجھے دونوں جہانوں کے لئے رحمت اور ہدایت بنا کر بھیجا ہے اور مجھے گانے بجانے کے آلات، بت اور صلیب توڑنے کا حکم دیا ہے۔ (مسند احمد، حدیث ابو امامہ باھلی، جلد 36، صفحہ 640، مؤسسہ الرسالہ)

جو چیز معصیت کے لئے متعین ہو، اس کو ختم کرنے پر ضمان لازم نہیں ہوتا کہ یہ مال متقوم نہیں ہوتا، چنانچہ نہایہ شرح ہدایہ میں ہے:

"لا يضمن خمر المسلم بالاستهلاك۔۔۔۔ضمان من كسر بربطا أو مزمارا۔أن هذه الأشياء أعدت للمعصية فبطل تقومها۔۔ وقيل: يراق العصير أيضا قبل أن يشتد ويقذف بالزبد على من اعتاد الفسق"

ترجمہ: مسلمان کی شراب کو ہلاک کرنے سے ضمان لازم نہیں ہوگا (کہ یہ مال متقوم نہیں ہے)۔۔۔ جس نے بربط (ایک قسم کا آلہ موسیقی ہے)، یا آلات موسیقی کو توڑا، تو اس پر ضمان کا حکم۔ بیشک یہ اشیاء معصیت کے لئے تیار کی جاتی ہیں، تو ان کا مال متقوم ہونا باطل ہو گیا (تو ان کے توڑنے پر ضمان بھی لازم نہیں ہوگا)۔۔۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو شخص فسق کا عادی ہو، اس کے پاس موجود انگور کا رس، جو ابھی نشہ آور نہ بنا ہو اور اس میں جھاگ نہ آئی ہو کو بہا دیا جائے گا۔ (نہایہ شرح الھدایہ، جلد 21، صفحہ 204، 206، مرکز الدراسات الإسلامیۃ)

علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ عَلَیہ (سالِ وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں:

"الفتوٰی علی قولھمافی عدم الضمان بکسر المعازف وھی الات اللھو کالطنبور"

ترجمہ: آلات لہو جیساکہ ڈھول، ان کو توڑنے پر ضمان نہ ہونے کے متعلق صاحبین کے قول پر فتوٰی ہے۔ (بحر الرائق، جلد03، صفحہ 45، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ) لکھتے ہیں" : طبلہ، سارنگی، ستار، یکتارا، دوتارا (یہ سب آلات موسیقی ہیں)، ڈھول اوران کے علاوہ دوسری قسم کے باجے کسی نے توڑڈالے توڑنے والے کو تاوان دیناہوگا، مگر تاوان میں باجے کی قیمت نہیں دی جائے گی بلکہ اوس قسم کی لکڑی کُھدی ہوئی باجے کے سوااگرکسی جائز کام میں آئے اُس کی جوقیمت ہو وہ دی جائے، یہ امام اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قول ہے، **مگر صاحبین کے قول پر فتوٰی ہے وہ یہ کہ توڑنے والے پر کچھ بھی تاوان واجب نہیں**، بلکہ ان کی بیع بھی جائز نہیں اوریہ اختلاف اُسی صورت میں ہے، جب وہ لکڑی کسی کام میں آسکتی ہوورنہ بالاتفاق تاوان نہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد03، صفحہ 227، مکتبۃ المدینہ کراچی)

لوگوں سے ضرر کودور کرنے کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لا ضرر ولا ضرار، من ضار ضرہ اللہ، ومن شاق شق اللہ علیہ"

ترجمہ: نہ ضرر لو، نہ ضرر دو، جو ضرر دے اللہ عزوجل اس کو ضرر دے اور جو مشقت کرے اللہ عزوجل اس پر مشقت ڈالے۔ (سنن الدار قطنی، جلد4، صفحہ 51، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

جس چیز کیساتھ معصیت بھی ہوسکتی ہواوراس کا جائزاستعمال بھی ہو تواس کا جائزاستعمال کرنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں، چنانچہ سنن الکبرٰی للبیھقی میں ہے:

"فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اھریقوا ما فیھا، واکسروا قدورھا، فقام رجل من القوم فقال: نھریق ما فیھا ونغسلھا؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او ذاک۔ رواہ البخاري في الصحيح۔ وكأنه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسبھا لا ينتفع بھا وقد طبخ فيھا المحرم، فأمر بكسرھا، فلما أخبر أن فيھا منفعة مباحة ترك كسرھا"

ترجمہ: (فتح خیبر کے موقع پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ان برتنوں میں جو (شراب) ہے، اس کو انڈیل دو اور برتنوں کو توڑدو، ایک شخص نے عرض کی، ہم شراب کو انڈیل دیں اوران برتنوں کو دھولیں، تورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسے ہی کرلو، اس حدیثِ پاک کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے، **(امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ خیال فرمایا کہ ان برتنوں سے (شراب پینے کے علاوہ) نفع نہ اٹھایا جائے اس حال میں کہ ان برتنوں میں حرام چیز کو پکایا گیا تھا۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان برتنوں کو توڑنے کا حکم ارشاد فرمایا، لیکن جب یہ درخواست کی گئی کہ ان برتنوں کا جائزاستعمال بھی ممکن ہے (توکیوں نہ وہی کرلیا جائے) توان کو توڑنے کو چھوڑنے کی اجازت دیدی۔** (سنن الکبرٰی للبیھقی، جلد06، صفحہ 168، دار الکتب العلمیہ بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر :OKR-0206

تاریخ اجراء : 03شعبان المعظم 1447ھ/23جنوری 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net